

## عہدِ دوستاں

Syeda Atika Bukhari (Part 8)

وہ سب کھاپی کر سکون سے بیٹھیں تھیں لیکن ایک لڑکی کو آئسکریم کھاتا دیکھ کر ان کی نیت پھر سے خراب ہو گئی، اب مسئلہ تھا پیسوں کا جو انہوں نے اڑا دیے تھے۔

"یار!! کسی بھی طرح لیکن مجھے وہ کھانی ہے۔" عریشہ نے منہ بنا کر کہا۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" حور بولی تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"یونی میں سے پیسے اکٹھے کر لیتے ہیں۔"

"مطلب؟ وہ کیسے۔" باقیوں نے اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھا۔

"میں سمجھ گئی ہوں کہ تمہارے دماغ میں کونسا آئیڈیا آیا ہے۔" عاتقہ ہنسی۔ حور نے بتیسی نکالی۔

"مجھے بھی آگئی ہے سمجھ۔" اور یہ تو ناممکن سی بات تھی کہ کوئی الٹی بات عاتقہ کو سمجھ آ جائے اور عریشہ کو نہ آئے۔

"ہمیں بھی بتادو۔ منہو سو!" فلضہ نے دہائی دی۔

"سنو، ہم مناسب سے پیسے اکٹھے کریں گے، یہ کہہ کر کہ میری دوست نے ڈیر دیا ہے۔ پچاس روپے ہوں گے؟ جس کے پاس ہوں گے وہ دے دیں گی اور جس کے پاس نہیں ہوں گے وہ انکار کر دے گی۔" حورب نے کندھے اچکائے۔

"یار ویسے یہ مزے کا کام ہے۔" منال بولی۔  
"مگر منگتوں والا ہے۔" ضمہ کی ماں والی روح جاگی۔

"یار کرتے ہیں مزہ آئے گا۔" حورب نے کہا اور پھر وہ اور منال سب سے پہلے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

ابھی حورب کھڑی ایک لڑکی سے پیسے لے رہی تھی، باقی سب بھی پیچھے کھڑیں تھیں، ایسے معاملوں میں حورب اور منال کو ملکہ حاصل تھا۔

اسی دوارن شاہین وہاں سے گزرا لیکن ان سب کو یوں دیکھ کر رکا۔ عانتہ کی اس پر نظر پڑی تو اس نے باقیوں کو بھی ہلا کر آگاہ کیا۔

وہ سب حورب کو بحث کرتا چھوڑ کر زرا سا پیچھے ہو گئیں۔

"میری دوست نے مجھے ڈیر دیا ہے.... " وہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی مگر شاہین کو یہ سنتے ہی معاملہ سمجھ آ گیا تھا۔ اس نے ماتھے پہ بل ڈال کر حورب کا کندھا تھپتھپایا۔

"رک جایار۔" وہ ہنوز پیسوں کی توڑ جوڑ میں مصروف تھی۔ شاہین نے ایک بار پھر اس کا کندھا ہلایا۔ وہ جھنجلا کر مڑی لیکن شاہین پر نظر پڑتے ہی کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی۔ فوراً ہاتھ کمر کے پیچھے چھپائے اور پیسے کلائی کے قریب سے بازو کے اندر کر لیے۔

"آپ؟" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک نظر پاس کھڑی ان سب پر ڈالی جو دانت نکالتیں اب اس کا تماشہ دیکھنے کو کھڑی تھیں۔

"جی میں، پیچھے کیا چھپا رہی ہو؟"

"نہیں نہیں، کچھ بھی نہیں۔"

"اچھا اچھا۔"

شاہین نے پیچھے سے اس کا ہاتھ آگے کیا، زرا سا بازو موڑا اور پیسے بھل بھل کرتے باہر نکل آئے۔ حورب نے آنکھیں میچ لیں۔

"اف، مفت کی ذالالت!!"

"یہ کیا ہے؟" شاہین نے بائیں ابرو اچکائی۔

"ہاں ہاں بتاؤ یہ کیا ہے؟" عریشہ نے موقع دیکھ کر تیلی لگائی جس پر حورب نے اس کو گھورا۔

"حورب!!" شاہین نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"ہاں پیسے ہیں، مانگے ہیں میں نے پر یہ سب ساتھ تھیں میرے۔"

اس نے ان سب کی طرف اشارہ کیا جس پر انہوں نے 'استغفر اللہ' کہہ کر کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"اسی وقت یہ سارے پیسے واپس کر کے آؤ۔" شاہین نے حکم صادر کیا۔

"ہرگز نہیں۔۔۔"

"ہاں، اب تو ہو گیا نا، اب رہنے دیتے ہیں۔" زمل فوراً بولی۔ پیسے واپس کرنے والی بات پہ ان

سب کے دل کو ہاتھ پڑا تھا۔ آخر ان کی آنکس کریم کا سوال تھا۔

"جو کھانا ہے میں کھلا دوں گا، پیسے واپس کرو۔"

"ہائے سچی؟"

"ہاں۔"



"پھر ٹھیک ہے، لنچ کروانا ہے ہمیں، ہم آتے ہیں پیسے واپس کر کے۔"

وہ کہہ کر ان سب کی طرف بڑھی۔ شاہین وہاں سے واپس چلا گیا۔ یونی کے دو چار چکر لگا کر وہ واپس بیٹھ گئیں تھیں۔ پیسوں کو انہوں نے ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی۔

حورب نے شاہین کو کال کر کے لنچ کا بولا لیکن اس کی بات سن کر گویا اسے سکتہ ہی ہو گیا۔

"کوئی لنچ نہیں کروا رہا میں، پنشنمنٹ ہے تمہاری!" اور کال کاٹ دی۔

"ہائے اللہ، آئسکریم کھانی تھی ہم نے۔" کھانے کی شوقین عریشہ نے دہائی دی۔

"اب دیکھنا میں کیا کرتی۔" حورب کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"اے کیا کرنے لگی ہے؟" زمل نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"بس دیکھتی جا، پانی دے ہمارا۔"

ہمارا سے پانی والی بوتل لے کر اس نے آنکھوں میں مصنوعی آنسو بھرے۔ پھر چہرہ لٹکا کر کینیٹین پہنچ گئی جہاں بلیورز موجود تھے۔ اس کے پیچھے باقی سب بھی آئیں۔

"اوئے اسے کیا ہوا؟" زیان کی اس پر نظر پڑی تو اس نے سب کو متوجہ کیا۔

حورب آنکھیں مسلتی آ کر عالم کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"کہیں زی نے کسی بات پہ پھینٹی تو نہیں لگادی؟" عزیز موجود ہو اور شوشہ ناچھوڑے؟ نا ممکن

ضمہ اور عالم کے گھورنے پر وہ واپس پیچھے ہو کر بیٹھا۔

"کسی خانہ خراب کے بچہ نے چھیڑا تو نہیں ہے؟" تراب بولا۔ اس کی تو یہ سوچ کر ہی غیرت مند روح بوکھلا گئی تھی۔

حورب نے نفی میں سر ہلایا۔

"حورب کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟" عالم نے پوچھا۔ وہ ایک طرح کا سب کا ہی بڑا بھائی تھا۔ وہ ان کا دوست تو تھا۔ مگر وہ سب کو سیدھا کر کے رکھتا تھا۔ اس لیے حورب اپنا مقدمہ اس کے پاس لائی تھی۔

"عالم بھائی! شاہین نے پتہ کیا، کیا میرے ساتھ؟" منہ بسور کر مصنوعی آنسو صاف کرتی وہ بولی۔

"کیا کیا ہے؟"

عالم کے پوچھنے پر اس نے اپنا کارنامہ نکال کر دو چار باتیں ملا کر شاہین کا پرچہ کٹوا دیا۔

اور ان سب نے اسے دل ہی دل میں اس اعلیٰ اداکاری پہ داد دی۔

عالم نے فوراً شاہین کو فون ملا یا۔

"کہاں ہے تُو؟ فوراً فرنٹ گ"ی طلبہ لکھی کرکٹ کی کانٹائی بن پ رہن پج۔

کچھ دیر بعد شاہین آتا دکھائی دیا لیکن ان دس کی دس کو موجود پا کر اسے کچھ غلط ہونے کا

احساس ہو گیا تھا۔

"تم نے حورب سے انہیں لہجہ کرانے کا وعدہ کیا تھا؟" عالم نے اس کے پہنچتے ہی سوال کیا۔

"کہا تھا لیکن۔۔۔"

"ہاں یا نا؟"

"ہاں، لیکن اس نے۔۔۔"

شاہین نے زرا گڑبڑا کر وضاحت کرنی چاہی لیکن عالم نے اسے بیچ میں روک دیا۔

"انہیں تم ابھی لہجہ کیلئے لے کر جاؤ۔"

عالم کے کہنے پر شاہین نے حورب کو دیکھا، اور حورب نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائیں۔

"یار میری بات سن....." شاہین پھر سے اپنی صفائی دینے لگا جب عالم نے اسے ٹوکا۔

"جب ان لوگوں کو لہجہ کروالائے گا، جس کا تونے وعدہ کیا تھا، اس کے بعد میں بات سن لوں گی۔"

"چلو آ جاؤ۔ چڑیلو!" شاہین انہیں خونخوار نظروں سے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمیز سے،، میری منگیتر بھی ہے ان میں اور آئندہ اس سے اس طرح بات کرنے پر تیرے دانت تو سلامت رہیں گے نہیں۔ اس لیے سوچ سمجھ کر۔" عالم کے پیچھے سے آواز دینے پر وہ کان لپیٹتا چلا گیا۔

کینیٹین پر پہنچ کر ان سب نے پہلے آئسکریم کھائی اور پھر مال مفت دل بے رحم والے محاورے پر پورا اترتے ہوئے گول گپے بھی کھالے۔ جبکہ شاہین ایک طرف بیٹھا موبائل چلاتا رہا اور کبھی کبھی انہیں دیکھ کر سر جھٹک دیتا۔

"آج تو مزہ آ گیا۔ تھینکیو عالم بھائی۔" کینیٹین میں داخل ہوتے ہی حور بولی۔

"اب میں بتاتا ہوں کہ کیوں میں نے ان لوگوں کے ساتھ ایسا کیا۔" شاہین عالم کے ساتھ بیٹھتا

بولا اور حور ب کو جتنی نظروں سے دیکھا اور حور ب نے بے نیازی سے سر جھٹکا۔

شاہین نے عالم کے گوش گزار پورا واقعہ کیا تو عالم نے حور ب کو دیکھا۔

"انہوں! کتنی غلط بات ہے۔ ایسے کرتے ہیں؟" عالم نے برہمی سے کہا۔  
"ہم نے واپس کر دینے تھے۔ لیکن یہ شاہین جھوٹا وعدے سے مکر گیا۔" حور بولی اور پھر  
اسے یاد آیا کہ اس نے تو شاہین کو یہی کہا تھا کہ پیسے واپس کر دیے ہیں۔ بے اختیار زبان دانتوں  
تले دبائی۔

"واپس کر کے آؤ۔ اور آئندہ ایسا فضول کام نہیں کرنا۔" عالم نے نرمی سے کہا تو حور ب اور  
منال پیسے واپس کرنے چلی گئیں۔



انہوں نے ایک ہفتہ بعد کی گڈ بائے پارٹی اریج کی تھی۔ اور گراؤنڈ میں بیٹھ کر وہ سب اسی کو  
پلین کر رہی تھیں۔

"ضمہ!!" عزیر کی آواز پر سب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔  
"آج ہم دونوں نے یہاں سے مال جانا ہے شادی کی شاپنگ کرنے۔ بتاؤ کب تک فری ہو جاؤ  
گی؟" عزیر نے ان سب کے یوں دیکھنے پر جلدی جلدی کہا۔  
"ارے واہ.... اکیلے اکیلے شاپنگ پر؟" حور ب نے ہاتھ نچایا۔

"اللہ رے!! جن کی ساری زندگی بنی نہیں آج وہ اکٹھے شاپنگ پر۔" عاتقہ نے بھی کندھے اچکائے۔

"ہو نہہ! یو جیلز پیل۔" عزیز نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی ساتھ چلیں گے۔" نور نے شوشہ چھوڑا۔

"ہاں.... ٹھیک ہے ضمہ ہم بھی چلیں؟" فلضہ نے آنکھیں مٹکا کر ضمہ سے پوچھا۔

"ہاں، ہاں چلو۔ مزہ آئے گا اکٹھے انجوائے کرنے کا۔" ضمہ کو بھلا کیا اعتراض ہونا تھا مگر عزیز کے تو مانوسر پر لگی اور تلوں پر بجھی۔

"ہم نے اکیلے جانا تھا۔" عزیز نے زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

"وہ بھی مجھ سے بے زار ٹھہرا

جس شخص پر محبت تمام شد"

عاتقہ نے اس کی حالت دیکھ کر فوراً شعر کہا۔

"یہ شعر نا آپ بس اپنے عالم کو سنایا کریں۔"

"ہائے! ان پر سے تو میں شعر وار وار کر پھینک دوں۔" عانتہ ڈوپٹہ منھ کے آگے کرتے ہوئے اچھی بھلی شرمائی۔

"جی تو وار کر پھینکیں۔" اس کے پیچھے کب سے کھڑے عالم نے زرا جھک کر کہا تو اس نے آنکھیں میچیں۔ (عین ٹائم پر آتا ہے کمبخت!)

"تُو ان سے شعر سن۔ اور انہیں سمجھا کہ جب دو لوگ شاپنگ کرنے جا رہے ہوں تو بیچ میں نہیں آتے۔ لگتا پہلے کبھی گئی نہیں ہیں شاپنگ کرنے۔" عزیر نے اپنا دکھڑا رویا۔ اور عانتہ نے اسے گھورا۔

"چل اوئے... میں خود ہی لے جاؤں گا اسے۔ خبردار جو اسے کچھ کہا۔"

"لو جی۔" ضمہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"بس ان کی شہزادی کو کچھ نہ کہو۔" عزیر نے منھ بنایا اور عانتہ نے ابرو اچکا کر شوخی ماری۔

"عالم بھائی.... یہ نا کھٹی چیزیں بہت کھاتی ہے۔ اور پیتی بھی ہے۔ روزانہ گول گپے کھاتی ہے۔"

ضمہ نے موقع دیکھتے ہی اس کی شکایت لگائی۔ وہ اسے کئی بار گول گپوں سے روک چکی تھی مگر عانتہ میڈم سنیں تب نا...

"تو کیا ہوا؟ اتنی چھوٹی باتوں پر کیوں روکنا؟" عالم کی بات پر ضمہ نے ہاتھ میں پکڑا جسٹر عانتہ کہ بیگ پر پڑکا۔

"یہ آپ نے ہی اسے سر پر چڑھایا ہوا ہے۔ آپ کی شہ کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ اتنی شوخی ہوئی رہتی ہے۔ آپ کی ڈھیل کی وجہ سے ہی یہ ہمارے سروں پر ناچتی ہے۔" ضمہ چڑ کر بولی اور عالم مسکرا دیا۔

"میرا لیکچر ہے میں جا رہا ہوں۔" وہ کندھے اچکا کر چلا گیا۔

"ضمہ بتاؤ بھی...." عالم کے جاتے ہی عزیر نے اس سے پوچھا۔

"بس اس سے اگلا لیکچر لینا ہے پھر چلے جائیں گے۔"

"ہم بھی چلے جائیں گے کبھی شاہین جی کے ساتھ۔" حورب نے منہ بنایا۔

"تو روکا کس نے ہے؟" عزیر بولا۔

"ویسے تیرے وظیفے کا کیا بنا؟" ہما نل حورب کے کان میں گھسی۔

"چھوڑ دیا۔" حورب نے معصومیت سے کہا۔

"کس کی چغلیاں کر رہی ہو تم دونوں؟" عزیر نے ان دونوں سے پوچھا۔



"ہم سوچ رہے ہیں کہ تمہاری شادی پر کونسے گانے پر ڈانس کرنا ہے۔"

"اور تمہاری شادی پر" رل تے گئے آں چس بڑی آئی" پر کرنا ہے، شاہین کی طرف سے۔"  
عزیر نے حورب کو چڑایا۔

"یار ویڈیو بنائیں؟ عزیر تم درمیان میں ڈوپٹہ لے کر بیٹھنا اور موبائل پر" میں تیرے بانہوں کے جھولے میں پلی بابل" لگا کر ہم تمہارے گرد گھومتے ہیں۔" عاتہ نے اچانک کہا اور اس کی بات پر عریشہ نے آنکھیں گھمائیں۔ یقیناً وہ جان چکی تھی کہ وہ کوئی شرارت کرنے والی ہے۔  
"ہاں ہاں ٹھیک ہے۔" کوئی فضول کام کرنا ہو اور عزیر راضی نہ ہو... ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔  
اب ہو کچھ یوں رہا تھا کہ عزیر ڈوپٹہ لے کر بیٹھا تھا اور لمبا سا گھونگھٹ نکالا ہوا تھا۔ عاتہ نے موبائل پر گانا لگا کر اس کے پاس رکھا اور ایک موبائل ضمہ کو پکڑا کر کھڑا کر دیا کہ ان سب کی ویڈیو بنائے۔

میں تیرے بانہوں کے جھولے میں پلی بابل...  
جار ہی ہوں چھوڑ کر تیری گلی بابل۔

موبائل پر گانا بجتے ہی عزیر نے ساز کے ساتھ ساتھ تالیاں مارتے ہوئے سر ہلانا شروع کیا اور ان لوگوں نے اس کے گرد چکر لگایا جب عاتہ نے انہیں اشارہ کیا۔

عزیر جو کب سے سر ہلاتا تالیاں مار رہا تھا۔ کتنی دیر سے جب ان میں سے کسی کی آواز نہیں آئی تو اس نے سراٹھا کر دیکھا۔ ان میں سے وہاں پر کوئی بھی نہیں تھی۔ بلکہ پورا گراؤنڈ اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہا تھا اور ایک طرف ضمہ کھڑی اس کی ویڈیو بنا رہی تھی وہ جلدی سے کھڑا ہوا اور پاس پڑے موبائل کو اٹھا کر گانا بند کیا۔ تب اسے پیچھے سے ان لڑکیوں کے ہنسنے کی آواز آئی تو وہ مڑا۔

"مر جاؤ تم سب۔" وہ ڈوپٹہ وہاں پر پھینکتا ان کو گھورتا واک آؤٹ کر گیا۔



"پوچھو اس سے۔ اس نے کیا سب کچھ۔" عزیر عاتہ کی طرف انگلی کرتا بولا تو عاتہ نے چہرے پر دنیا بھر کی معصومیت سجائی۔

"اس نے تو صرف مزاق کیا۔ تم نہ بیٹھتے لڑکیوں میں جا کر۔" عالم نے آرام سے سارا ملبہ عاتہ پر سے اٹھالیا۔

Shah Alim is always here for Anita shah.

"میری مت ماری گئی تھی جو میں معصوم شہزادی عاتقہ شاہ کی شکایت اس کے پرنس چارمنگ سے لگادی۔ جو اس کی شہزادی کے خلاف بات کرنے پر بیچارے مظلوم انسان کو پھانسی بھی چڑھا سکتا ہے۔" عزیز نے تپ کر کہا۔

"چپ کر، خرہ!! (گدھے)۔ تم سے تو عورت کی عزت ہوتی نہیں اگر وہ کرتا تو تم کو تکلیف ہوتی ہے۔ اے خانہ خراب کا بچہ!" تراب نے ہاتھ جھلا کر کہا۔

"تو بیٹھارہ۔" عزیز نے اسے چپ کروایا۔

"اور تو انصاف کر۔" وہ عالم کی طرف متوجہ ہوا۔

"اچھا کیا چاہیے؟ کیا کہوں اب میں اسے؟"

"اسے ڈانٹ اور کہہ کہ آئندہ میرے ساتھ ایسا نہیں کرے گی۔" عزیز نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"پہلے ثبوت دو کہ یہ سب عاتقہ نے کیا ہے۔ موبائل عریشہ کا تھا اور ویڈیو ضمہ نے بنائی۔ ڈانٹ دوں ضمہ کو؟"

"واہ واہ!! اپنی والی کو بچانے کے لیے سالی کو ڈانٹ دوں تا لیاں مارو بھی۔" عزیر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ضمہ بولی۔

"تو تم لوگ کیوں اس بیچاری کے پیچھے پڑے ہو؟"

"بیچاری!!! " وہ سب ایک ساتھ چیخیں۔ جیسے انہیں یہ ہضم نہ ہوا ہو۔ اور عاتہ نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔

"بس میری عاتہ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔" عالم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"عانی بلش کر رہی ہے۔" ایک کونے سے فلضہ کی آواز آئی۔

"یہی تو عمر ہے بلش کرنے کی۔" عالم نے دودو جواب دیا اور وہ سب ہنس دیے۔ جبکہ عاتہ نے اپنا چہرہ نیچے کر لیا۔ اوپر دیکھنا بھی اب تو محال تھا۔

"اوہو.... یہی تو عمر ہے بلش کرنے کی۔" عزیر آنکھیں مٹکاتا جان بوجھ کر عاتہ کو زیادہ

شرمندہ کرنے لگا۔ اور کینیٹین ان کی یادیں خود میں سمونے لگی۔ جلد ہی انہوں نے اس جگہ

سے جدا ہو جانا تھا۔ اور انہیں پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ ان لمحوں کو کتنا یاد کرنے والے ہیں۔



زرا دیکھ کے چال ستاروں کی  
کوئی زانچہ کھینچ قلندر سا  
کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ  
جو کر دے بخت سکندر سا

وہ دونوں شاپنگ کر کے گھر پہنچے تھے۔ اور اب آڑھے ترچھے صوفوں پر پڑے تھے۔  
"نسرین پانی ہی پلا دو۔" عزیز صوفے پر ڈھیر ہوتا بولا۔ رات زیادہ ہونے کی وجہ سے سب ملازم  
اپنے کوارٹرز میں تھے۔

"شفیق اٹھ کر خود پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔" ضمہ نے ہاتھ سے خود کو ہوا دیتے کہا۔

"بیویاں پانی خود اٹھ کر پیتی ہیں اور شوہروں کو بھی پلاتی ہیں۔"

"جب بیوی بن جاؤں گی تب سوچیں گے۔"

"نسرین تم بیٹھی بیٹھی موٹی ہو جاؤ گی اور یقین کرو میں موٹی بیوی بالکل نہیں قبول کروں گا۔"

عزیر کچن کی طرف جاتے ہوئے شرارت سے بولا اور ضمہ نے جھک کر جوتا اٹھایا۔

"بیٹا، اب تو تیرے اچھے بھی قبول کریں گے۔" اور جوتا کھینچ کر عزیر کے مارا۔

"شرم تو نہیں آتی تمہیں ویسے۔" وہ منہ پھلا کر بولا۔ ضمہ کی اس کی طرف پشت تھی۔ جھک کر دوسرا جوتا اٹھایا اور اس کی طرف اچھالا۔

"نہیں۔" اور اسی وقت سیڑھیوں سے مسز درانی اترتی ہوئی نظر آئیں۔

"عزیر... آپ کے لگی تو نہیں۔ میں وہ کا کروچ کو مار رہی تھی۔" عزیر کی مسکاتی نظروں کو گھور کر وہ جلدی سے اس کے پاس آتی بولی۔

"مام تب سے اوپر کھڑی دیکھ رہی ہیں جب تم نے میرے پہلے مارا تھا۔" عزیر نے کچن کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ اگر وہ اپنا گھر سمجھ کر اتنی آزاد پھر رہی ہے تو اسے تنگ نہ کرو۔" انہوں نے پیچھے سے آواز لگائی تو عزیر کچن میں جاتا رہا۔

"ماشاء اللہ!!" عزیز نے وہیں سے آواز لگائی تو وہ دونوں ہنس دیں۔ ضمہ نے بے اختیار مسر  
درانی کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔

☆☆☆☆☆

یہ فکر تھی پہلے کہ سفر کیسے کٹے گا  
اب سوچ رہے ہیں بہت تیز چلے ہم

آج ان کو گڈ بائے پارٹی دینی تھی۔ بیلپورز لیکچر لینے گئے ہوئے تھے جبکہ وہ سب بی۔ ایس  
ڈیپارٹمنٹ کی بالائی منزل پر بنے ٹیرس پر موجود تھیں۔ وہاں بہت کم لوگ آتے تھے۔ عموماً  
برتھ ڈے وغیرہ ہی سیلبرٹ کرتے کیوں کہ وہاں سے پوری یونیورسٹی کا بہت اچھا منظر آتا  
تھا۔

"یار یہ پکس بہت مشکل سے لگ رہی ہیں۔ نوڑ بانو تم لگا دو۔" حور بیلپورز کی ایک گروپ  
فوٹو دیوار پر لگاتی ہوئی ہلکان ہو رہی تھی۔

"غبارے آکر تم پھلا لو پھر۔ ہمارے اندر سے ہوا ختم ہونے کو ہے بس۔" نور نے غبارے کو گرہ لگاتے ہوئے دہائی دی۔

"مجھے انہیں گرہ لگانی نہیں آتی۔" زمل کی الگ ہی منطق تھی۔

"یار یہ ٹیپ سے دیوار پر لگنا ہی نہیں ہے۔" ضمہ نے اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے اس کی عقل کو سلام پیش کیا۔

"تو اب اس کے لیے ہتھوڑا اور کیل تو اٹھا کر لانے سے رہے۔" عریشہ نے منہ بنایا اور ساتھ ہی نور سے پوچھا۔ "کیک رکھوا دیا ہے نا کینٹین میں؟" نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سنو سب۔" زمل نے سب کو متوجہ کیا۔

"یار یہ بینر اس درخت پر باندھا بھی تو جاسکتا ہے۔" اس نے پاس موجود درخت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ سب کی نظریں ایک ساتھ درخت کی طرف اٹھیں تھیں۔ وہ نیچے سے اوپر تک آیا ہوا تھا اور ٹیرس کی ریلنگ کے پاس ہی تھا۔

"ناٹ آبیڈ آئیڈیا۔ ایسا کرو۔ یہ بینر بھی لگا دو اور ساتھ ہی یہ فوٹو بھی۔" عانتہ نے تجویز دی۔



اب زل اور حورب درخت پر بنر لگانے میں مصروف تھیں جبکہ عریشہ اور نور اسی درخت پر غبارے لٹکا رہی تھیں۔

سارا تیار کر کے وہ پیچھے جا کر کھڑی ہوئیں۔ ٹیرس اتنا تو بڑا تھا ہی کہ وہاں وہ سب آسانی سے آجاتے۔ ایک گول میز پر کیک لا کر رکھا۔ کیک پر "BELIEVERS" لکھا ہوا تھا۔ اور بنر پر "We'll miss you all" لکھا ہوا تھا۔

ساری تیاری کر کے عاتہ نے عالم کو میسج کر دیا کہ اگلے لیکچر میں وہ سب بی۔ ایس ڈی پارٹمنٹ کے اوپر آجائیں کچھ دکھانا ہے۔ اور پھر گیارہ بجے عریشہ سیڑھیوں میں کھڑی ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔ وہ سب اکٹھے ہی تھے۔ شکر ہے کہ عزیر ہمیشہ کی طرح آگے آگے نہیں تھا۔ عریشہ نے ہاتھ ہلا کر انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تو وہ سب اسی کی طرف آئے۔

"یہ آج کیا ہوا ہے تم لوگوں کو؟" زیان نے پوچھا۔

"پرینک کرنے لگی ہیں ہمارے ساتھ۔ شرط لگا لو۔" عزیر نے ہانگی۔

"چپ کر کے بس چلتے رہو۔" عریشہ نے آگے چلتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹیرس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور وہ سب اس کے پیچھے ہی اندر آئے اور پھر ٹھا۔

"سرپرائز!!!!" ایک ساتھ کئی پارٹی بمپرز ان کے سروں پر پھٹے تھے اور پھر اس کے فوراً بعد فیصل آباد میں برف باری پتہ نہیں کیسے ہونے لگی وہ بھی اتنے پریشور سے۔ جی جی! سنو سپرے۔

"یار کیا ہے یہ؟" ہادی نے ہاتھوں سے سپرے کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا۔  
سپرے کا اثر ختم ہوا تو منظر صاف ہوا۔ درخت کی خوبصورتی نے عجیب ہی فضا قائم کی ہوئی تھی۔

"اعلیٰ یار!!!، خوبصورت، حسین، کس نے کیا یہ؟" ان سب کے منہ سے نکلا۔  
"جن آئے تھے، کر گئے۔ بھی ہم نظر نہیں آرہے؟ ہم نے کیا ہے۔" عریشہ نے چڑ کر کہا۔  
"اللہ خیر کرے۔" عزیز آگے آ کر تصویر کو دیکھتا ہوا بولا۔

"ویسے!! یہ تم لوگوں کی کوئی چال تو نہیں؟" مومن نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔  
"زہ مڑہ! اپنے مشورے پاس رکھ۔ اتنا اچھا تو کیا سب کچھ۔" تراب اپنا پٹھانی رعب جھاڑتا ہوا بولا اور آگے بڑھ کر سجاوٹ دیکھنے لگا۔

"تم لوگوں نے یہ بھی پیسے مانگ کر ہی کیا ہونا۔" شاہین نے حورب کو کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے کیا؟" حورب نے کالر جھاڑا۔

"اوئے ہائل کہاں ہے؟" تامیر جو کب سے اس کی غیر موجودگی محسوس کر چکا تھا آخر کار بول ہی پڑا۔

"پتہ نہیں۔ اس نے ہر دفعہ ایسا ہی کرنا ہوتا ہے۔ اہم موقعوں پر غائب ہو جاتی ہے۔ اب بھی صبح سے موبائل بند ہے اس کا۔" فلضہ نے تفصیل سے بتایا۔

"ویسے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟" حورب نے معصومیت سے پوچھا۔

"ارے نہیں... ایسے ہی پوچھ لیا۔" تامیر گڑبڑایا جبکہ باقیوں نے مسکراہٹ دبائی۔

"ارے نہیں تامیر... کچھ تو گڑبڑ ہے۔ بتا دو پلیز۔" عاتہ نے بھی گھیرا تنگ کیا۔

"دیکھیں بھابی! مجھ معصوم پر کوئی غلط الزام نہ لگائیں۔" وہ پیچھے کو ہوتا بولا۔

"فلضہ پوچھو زرا اپنے بھائی سے کہ یہ آج کل کن چکروں میں ہے۔" ضمہ بھی بول پڑی۔

"اللہ حافظ۔" تامیر واپس جاتا بولا۔

"اوڈرامے ادھر آواپس۔ اور جواب دے سب کو۔" تراب نے اس کو کندھے سے پکڑ کر واپس کیا۔

"بیٹا!! جب تیرا ایسا مشکل وقت آئے گا... تب مجھے نہ بلانا پھر۔" تالمیر نے اس کو ایمو شنل بلیک میل کیا اور تراب نے بے اختیار فلسفہ کی طرف دیکھا پھر تالمیر کا کندھا چھوڑ دیا۔

"یار تو تو میری جان ہے۔ گائز! کچھ ایسا ویسا نہیں ہے۔ چپ کرو تم سب۔" لمحے میں تراب نے ٹیم بدلی تھی۔

"آجائیں سب... کیک کاٹ لیں۔ مرحا نے سب کو متوجہ کیا۔" تھوڑی دیر بعد کیک کاٹا جا چکا تھا اور منال ایک بڑی سی چیز اٹھا کر لا رہی تھی۔ وہ کتاب کی طرح کی تھی مگر آدھے انسان جتنی تھی۔ کیک کو اٹھا کر ٹیبل پر وہ چیز رکھی گئی۔

"اور یہ..... ہم سب نے بہت محنت سے بنایا ہے۔" زمل نے اس پر لگا سنہرا بن ٹھیک کیا

ٹھیک کیا۔ سیاہ اور سنہرے امتزاج سے سجاوہ البم آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ سیاہ رنگ کا کور تھا اور اس ہر سنہرے رنگ سے Believers لکھا ہوا تھا۔ اور پھول وغیرہ لگے ہوئے تھے۔

چلو کھولو اسے۔ عریشہ کے کہنے پر وہ سب پر جوش سے البم کے پاس آئے۔ عزیز نے ہاتھ بڑھا کر ربن کھولا اور پھر پہلا ورق پلٹایا۔ اور.....

یہ ان سب کی پہلے سمسٹر کی چار تصویریں تھیں۔ اور ساتھ مختلف جملے لکھے ہوئے تھے۔  
"یار!!!!!!" زیان کی حیرت زدہ آواز آئی۔ جبکہ باقی سب کی زبانیں ہی تالو کے ساتھ لگ چکی تھیں۔

اگلا ورق پلٹایا، یہ بھی پہلے سمسٹر کی تصویریں تھیں۔ کچھ ورق آگے دوسرے سمسٹر کی تھیں اور اسی طرح سارے سمسٹر کی تصویریں انتہائی خوبصورتی سے کارڈ پر لگی ہوئی تھیں۔ کہیں کہیں پر اکیلے اکیلے لڑکے کی بھی تھی۔ اور ساتھ اس کے بارے میں لکھا ہوا تھا۔ وہ ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ اور یہ ان سب کی محنت کا نتیجہ تھا۔ البم کا آخری ورق پلٹا اور فسوں ختم ہوا۔ ان سب نے اپنے جھکے سر اٹھائے۔ اور سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنس دیے۔ سب کی آنکھیں ہی نم ہو چکی تھیں۔ آج شاید سیلورز اور ایم آئی کے مشترکہ سفر کا اختتام ہو چکا تھا۔  
"یار!!!! یہ کتنا اعلیٰ تھا۔" عزیز پیچھے ہو کر بیٹھا۔

"مجھے دوبارہ دیکھنا ہے۔" زیان دوبارہ سے البم کھولتا ہوا بولا۔

"بہت اچھا ہے۔ تم لوگوں نے اتنی محنت اور چاہت سے بنایا۔ یہ واقعی بہت خوبصورت ہے اور اسی خوشی میں آج لنچ میں کرواؤں گا۔" عالم نے کہا۔

"لنچ تو ہم لوگ ہی کروا رہی ہیں۔ آپ کسی اور دن کار کھ لیں۔" عریشہ بولی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جس دن ہمارا آخری پیپر ہو گا اس سے اگلے دن میری طرف ہو گا لنچ۔ اور جس ریسٹورنٹ میں تم لوگ کہو گی وہاں ہی ہو گا۔"

"تھینکیو بھائی! آپ بہت اچھے ہیں۔ باقی سب نے تو روکھا سا شکریہ بھی نہیں کیا۔" عریشہ نے منہ بنا کر سیدھا زیان پر طنز کیا تھا۔

"جی آپ حکم کریں۔ کیا چاہیے؟" زیان نے الیم بند کر کے تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے ہوئے عریشہ کی طرف دیکھا۔

"لو.... اب اس کا کیا فائدہ؟ عالم بھائی بھی تو ہیں ہی، دیکھو زرا عانتہ کے کچھ کہے بغیر ہی ہم سب کو دعوت دے دی۔ اور ابھی عانتہ کو الگ سے پتہ نہیں کیا دیں گے، اکیلے میں۔" عریشہ نے زیان کے ساتھ ساتھ عانتہ کو بھی رگید دیا اور اس نے عریشہ کو گھورا۔

"نہیں تم کہنا کیا چاہتی ہو؟ کہ عالم بھائی عاتقہ کو 'کچھ' دیں گے؟" ضمہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کچھ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں مر جاؤ پلرز۔" عاتقہ روہانسی ہوئی۔

"نہ نہ نہ!! ہمیں بولنے دو۔" منال بھی ان دونوں کے ساتھ ملی۔

"چپ کرو۔ تم لوگوں نے کیا اس بیچاری کو گھیر ہی لیا ہے۔" عالم نے ان تینوں کو گھورا اور اپنے ساتھ کھڑی عاتقہ کے گرد اپنا بازو کر کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"اووو....." جہاں ان سب کی اوکی آواز آئی تھی وہیں عاتقہ اپنی جگہ پر کھڑی اچھی خاصی پانی پانی ہو گئی تھی۔

"چھوڑ دیں عالم بھائی ورنہ اس کا دم نکل جانا ہے۔" عاتقہ کے تپ چکے گالوں کو دیکھتے ہوئے نور نے ہنس کر کہا۔

"ہاں واقعی یار چھوڑ دے ورنہ منگیتر یہاں پر میری بھی ہے۔" زیان نے دہائی دی تو عالم نے اس کے گرد سے بازو ہٹایا اور عاتقہ فوراً فاصلے پر جا کر کھڑی ہوئی۔ عالم نے ہنس کر سر جھٹکا۔

"تم میرے پاس بھی آئے تو پھر دیکھنا۔ وہ عانتہ ہے، اور عالم بھائی اس کا عشق ہیں۔ جبکہ بیٹا، ہم دونوں کی ارنج میرج ہے اور میری تو زبردستی والی ہی سمجھ لو۔" عریشہ نے فوراً انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا اور زیان نے چھت کی طرف آنکھیں اٹھائیں جیسے اللہ سے کہہ رہا ہو کہ دیکھ لیں پھر آپ۔

"اوہ مائی گاڈ..... عریشہ راکڈ، ساڈا یار شا کڈ۔" عزیز نے قہقہہ لگایا۔  
یادیں صرف دوستوں سے ہی یاد گار بنتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

میں اپنا سب کچھ قربان کر دوں  
میرے یار تو ایک دفعہ بتا چاہیے؟  
عانتکہ آلتن



"کیا مطلب ہے تمہارا؟ اس طرح کوئی بھی کیسے تمہاری بیٹی کا رشتہ کر سکتا ہے؟" تا میر لاؤنج کے پاس سے گزر رہا تھا جب اسے اپنے بابا کی آواز سنائی دی جو غالباً کسی سے کال پر بات کر رہے تھے۔

"تم اس سے پہلے ہی کہیں اور کر دو اس کا۔" وہ کہہ کر دوسری طرف فمکی بات سننے لگے۔

"کیا مطلب کہ کہاں کر دوں؟ حمیش کے بیٹے تراب کے ساتھ یا میرے بیٹے کے ساتھ۔ تم جانتے ہو کہ ہم تینوں کی دوستی کتنی پکی ہے۔ ہم دونوں کے بیٹے تمہارے لیے ہیں۔ بلکہ تم ایسا کرو کہ بس جلدی جلدی میرے گھر پہنچو۔ اتنی دیر تک میں تا میر سے بات کرتا ہوں۔" وہ کال کاٹ کر مڑے اور دروازے میں ایستادہ تا میر کو دیکھ کر اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"بیٹھو۔" صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے اسے کہا۔ اور وہ متذبذب سا بیٹھ گیا۔

"تمہارے انکل اکمل بہت پریشان ہیں۔" انہوں نے بات کی تمہید باندھی۔

"ہمائل کے پھوپھانے کہا ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی کے ساتھ ہمائل کی شادی کی جائے جبکہ وہ نشئی اور جوا ری ہے۔ اور یہ بات ان کا پورا محلہ جانتا ہے۔ ابھی انہوں نے یہ بات ہمائل کی پھوپھو سے ہی کی ہے اور ہمائل کی پھوپھو نے پہلے سے ہی ان لوگوں کو بتا دیا ہے۔ وہ ایک دو

دن میں رشتہ لانا چاہتے ہیں اور اس کے پھوپھانے کہا ہے کہ اگر انکار کیا تو اس کی پھوپھو کو طلاق دے دیں گے۔ جو مرضی ہو لیکن ہمائل کا رشتہ اپنے جواہری بھائی سے "...."

"ایسے کیسے کر دیں گے؟ یہ کوئی طریقہ ہے کوئی کام کرنے کا؟" ان کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر تامیر بھڑکا۔ عنایت خان نے اس کی طرف غور سے دیکھا تو وہ گڑبڑایا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ میری، اکمل اور حمیش کی دوستی تو مشہور ہے۔ تو میں حمیش سے بات کروں گا کہ وہ تراب کا رشتہ ہمائل سے کر دے۔" وہ سوچ سوچ کر الفاظ ادا کر رہے تھے۔

"کیوں؟ تراب سے کیوں؟ مجھ سے کیوں نہیں؟" وہ بے اختیار بولا اور پھر ان کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کھسیا۔

"اپنی اماں کو میرے پاس بھیجو اور تم زرا اپنی شکل وغیرہ سنوار لو۔ پھر تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیوں نہیں۔" وہ موبائل نکال کر کسی کو کال کرتے ہوئے مسکاتے لہجے میں بولے۔ اور وہ جلدی سے اپنی امی کے کمرے میں گیا۔



تھوڑی بعد عنایت فیملی ہمارے لوگوں کے گھر موجود تھی۔ سوات میں موجود تراب کے بابا یعنی ہمیش خان کو لائیو ویڈیو کال پر لیا ہوا تھا۔ اور جو فیصلہ ہوا اس نے سب کو چونکا دیا۔ اس سے پہلے کہ ہمارے کی پھوپھو رشتہ لائیں، آج شام ہی ہمارے اور تائمر کا نکاح کر دیا جائے۔ اور پھر کیا تھا افراتفری سی مچ گئی۔ جلدی جلدی لڑکی کو تیار کیا گیا اور گھنٹے بعد ہی نکاح ہو گیا۔ وہ کیسے ہمارے اکمل سے ہمارے تائمر بنی پتہ ہی نہ چلا۔ اور پتہ تو اسے تب چلے گا جب اس کی ایم آئی سے اور تائمر کی سیلیورز سے کتوں والی ہوگی۔ کیوں کہ اتنے تھوڑے ٹائم پر وہ بلانا تو دور کی بات کسی کو بتا بھی نہیں سکے تھے۔

"فلضہ" !!

"جی بھائی!" تائمر کے بلانے پر فلضہ متوجہ ہوئی۔

"یار کسی طرح ملو اہی دوا اپنی بھابھی سے۔" اس نے معصوم شکل بنا کر کہا۔ ہمارے اپنے کمرے میں تھی اور فلضہ اس کے پاس ہی جا رہی تھی۔

"آپ کو کس چیز کی اتنی تڑپ لگی ہوئی ہے؟ یہ تو اربن میجرج ہے نا!!" فلضہ نے ابرو اچکائے۔

"یا پھر.... کل وہ سب ٹھیک ہی کہہ رہے تھے کہ صرف آپ نے ہی کیوں غور کیا؟" فلضہ نے خود ہی دو اود چار کیے .

"تم چپ کر کے نامیر اکام کرو." تامیر نے رعب سے کہا. فلضہ منہ بسورتی ہمائیل کے کمرے میں گئی. وہ اپنی جیولری اتار رہی تھی .

"بھائی نے ملنا ہے تجھ سے." فلضہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا .

"میں سو گئی ہوں." ہمائیل نے ہری جھنڈی دکھائی .

"اوکے... میں بھائی کو کہہ دیتی ہوں کہ ہمائیل کہہ رہی ہے میں سو گئی ہوں." فلضہ نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور ہمائیل نے آنکھیں گھما کر سر جھٹکا جیسے کہا ہو میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ. کمبل اٹھایا اور منہ تک تان کر لیٹ گئی مگر پانچ منٹ بعد ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور تامیر کھنکھارتا ہوا اندر داخل ہوا. ہمائیل کمبل اتارتی سیدھی ہوئی اور سرہانے پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا .

"السلام علیکم!!" تامیر کی گھمبیر آواز گونجی .

"وعلیکم السلام!!" ایک منٹ بعد ہائل کی مریل سی آواز سنائی دی تو تامیر نے مسکراہٹ دبائی۔ وہ سفید کرتا شلواریں بہت وجیہ لگ رہا تھا۔ سیاہ شال کو دائیں کندھے پر ڈال کر بائیں بازو سے نکالا ہوا تھا۔

"کیسا فیل ہو رہا ہے؟" تامیر خان نے نہایت بے تکا سوال کیا تھا اور ہائل اندر تک جل کڑھ گئی تھی۔

"نارمل سا.... کچھ ہوا ہی نہیں۔" وہ کمبل کو تہہ لگاتی اپنے لہجے کو حتی الامکان متوازن رکھتے ہوئے بولی۔ سفید ہی میکسی میں ملبوس، مٹے ہوئے میک اپ اور بغیر کسی جیولری کے چہرہ لیے وہ سیدھی تامیر خان کے دل میں اتر رہی تھی۔

واقعی کچھ بھی نہیں ہو رہا فیل؟ تامیر کا پورا کا پورا منہ کھلا۔

"آپ بتادیں کیا فیل کروں؟" وہ کمبل کو الماری میں رکھنے لگی۔

"اللہ! ابھی سے اتنی فرمانبرداری....." تامیر اچھا خاصا شرمایا۔

"تامیر!!! آپ یہ سب کہنے آئے ہیں؟" اس نے پلٹ کر پوچھا۔

"تم کچھ اور کہنے ہی نہیں دے رہی۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا۔

"اچھا کہیں میں سن رہی ہوں۔" وہ سینے پر بازو لپیٹتی اس کے سامنے آئی تو تامیر ڈریسنگ ٹیبل سے اتر کر اس کے سامنے آیا۔ کرتے کی جیب سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی اور اس کے سامنے کھولی۔ جگر جگر کرتی ہیرے کی انگوٹھی جو وہ صرف آدھے گھنٹے میں خرید کر لایا تھا ایک الگ ہی چھب دکھا رہی تھی۔

"نکاح مبارک!" تامیر نے ہولے سے کہتے ہوئے اس کی انگلی میں انگوٹھی پہنائی اور اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"تم میری زندگی کی وہ خواہش ہو جس کا اظہار میں نے صرف اللہ کے سامنے کیا تھا۔" تامیر نے سرگوشی نما کہا اور ہمارل کی آنکھیں نم ہوئیں۔

کتنی پریشان تھی وہ جب پھپھونے بتایا تھا۔ مگر ٹھیک کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیشہ کچھ بہترین ہی سوچا ہوتا ہے۔ اللہ نے اسے بھی تامیر خان کی شکل میں بہترین سے نوازا تھا۔

پر سکون سی ہو کر ہمارل نے اپنا سر تامیر کے کندھے پر ٹکا دیا۔ تامیر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

کسی کو بن مانگے ہی مل جاتا ہے سب کچھ

اور کسی کی عمر گزر جاتی ہے انتظار میں

☆☆☆☆☆

"اچھا تم یہ پیاز دیکھو زرا، میں آتی ہوں۔" ممانی عاتقہ کو کہہ کر کچن سے نکلیں۔ عاتقہ کی امی اور بابا اس کے بھائی اور ہونے والی بھابھی کے ساتھ شاپنگ کرنے گئے تھے اور وہ اوپر ممانی کے ساتھ قورمہ بنانے میں مصروف تھی۔

"عالم!!! دہی لے کر آؤ۔" ممانی کی آواز باہر سے سنائی دی۔ وہ اب سلاد کے لیے سبزیاں کاٹ رہی تھی۔

"عالم!!! سنائی نہیں دے رہا؟ دہی لاؤ۔" ممانی کی آواز دوبارہ آئی تو وہ سبزیاں چھوڑ کر موبائل کی طرف گئی۔

"اوائے!! سن، دہی لا۔" عالم کو میسج کر کے وہ پھر سے سبزیاں کاٹنے لگ گئی۔

"اللہ! دیکھو تو زرا، رعب کیسے جمارہی ہے۔ پتہ لگ رہا ہے کہ کو کنگ کر رہی ہو۔" عالم دہی لے کر کچن میں آتا بولا۔ عاتقہ نے لب دانتوں تلے دبا کر ہنسی روکی۔

"ویسے بن کیا رہا ہے؟" وہ ہنڈیا سے ڈھکن اٹھاتا بولا۔

"مامی!!!" وہ روہانسی ہو کر چلائی۔

"کیا ہے؟" عالم بدک کرواپس ہوا۔

"میں کام کر رہی ہوں۔ جائیں کچن سے۔" عاتقہ نے چھڑی اٹھا کر اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو! اگر لوہے کی چیز غلطی سے بھی کسی مسلمان کی طرف کریں تو گناہ ہوتا ہے۔" دونوں

ہاتھ اٹھاتا وہ اسے سمجھانے لگا۔ اور اسی وقت اس کے موبائل نے رنگ کیا۔

موبائل نکال کر اس نے کان کو لگایا۔

"ہاں بول؟" اور دوسری طرف کی بات سن کر اس کے چہرے کا رنگ پل میں بدلا۔

☆☆☆☆☆